ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.1(2024)
(January to March)

سفر نامہ ”ترکی میں ایک ہفتہ“ کا تہذیبی و ثقافتی مطالعہ

A Cultural Study of Travelogue “A Week in Turkey”

ساجد امتیاز

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر نازیہ ملک

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، نمل یونیورسٹی، لاہور

Sajid Imtiaz
Doctoral Candidate, Department of Urdu, NUML, Islamabad
sajid.imtiaz@yahoo.com
Dr. Nazia Malik
Assistant Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad
nmalik@numl.edu.pk

Abstract:
A travelogue is not only a travel story but is also an transliterator of the culture of a country or a region. It is also a mirroring of beliefs, history and ideology of the people of that place. The travelogue “A week in Turkey” is written by Muhammad Tahir Hussain Qadri, who is a nominated historian, poet, biographer and travel writer. In this travelogue, he has described the history of Turkey, Islamic beliefs, customs and civilization of society. In thi article under study,this travelogue has been briefly reviewed culturally. The Turks established the Ottoman Empire and set an example on the world of Islam. After its fall, Turkey has stood up again after a century of revolutionary journey. Its example is not found anywhere else in the Muslim world.

Keywords: travelogue, transliterator, beliefs, history and ideology, Tahir Hussain Qadri, reviewed culturally, Muslim world

حضرتِ آدم علیہ السلام کا خلد سے زمین پر آنا انسانی اسفار کا نقطۂ آغاز ہے۔ قرآن مجید میں انبیاء کرام کے اسفار کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے مدینہ کی طرف سفر ہجرت تاریخ کا اہم باب ہے۔ سفر اولاد آدم کی سرشت میں داخل ہے۔ ۔ہمارے موضوع میں وہ سفر شامل ہے جو انسان مختلف ضروریات اور مقاصد کے تحت زمینی فاصلے طے کرتے ہوئے کرتا ہے۔ سفر کی اس ضرورت و اہمیت کے پیش نظر بہت سے اشخاص نے اپنی سفری روداد محفوظ کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ کے دورِ قدیم سے اس کے شواہد ملتے ہیں۔ اردو میں بھی مقامی اور غیر ملکی اسفار کی سیکڑوں رودادیں اور سفر نامے تحریر کئے گئے ہیں اور یہ قافلہ ابھی رکا نہیں ۔ ہر آدمی سفر کرتا ہے مگر ایک سیاح جب سفر اختیار کرتا ہے تو وہ سفر کے دوران پیش آنے والے واقعات، مشاہدات اور محسوسات سفری روداد کی شکل میں لکھتا ہے۔ اس اعتبار سے سفر نامے سوانحی، سیاسی، سماجی جغرافیائی اور تاریخی معلومات کا ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔

"سفر" عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اسفار ہے۔ قواعد کی رو سے یہ اسم ہے۔ جس کے معنی مسافرت، کوچ، روانگی اور سیاحت کے ہیں۔ لفظ نامہ بھی قواعد کی رو سے اسم ہے۔ اور معنی چٹھی، خط، کتاب، رسالہ رجسٹر، دفتر کے ہیں ۔اردو می انہیں دو الفاظ کو ملا کر "سفر نامہ" کی خوبصورت ترکیب بنائی گئی ہے۔ مولوی نورالحسن لغت "نوراللغات" میں لفظ سفر نامہ کے معنی "سفر کے حالات اور سرگزشت لکھے ہیں۔"(۱)

سفر نامہ کے معنی و مفہوم کو ڈاکٹر انور سدید ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

"سفر نامہ، سفر کے تاثرات، حالات، کوائف پر مشتمل ہوتا ہے۔ فنی طور پر سفر نامہ وہ بیانیہ ہے جو سفر نامہ نگار سفر کے دوران یا اختتامِ سفر پر اپنے مشاہدات، کیفیات اور اکثر اوقات قلبی واردات سے مرتب کرتا ہے۔"(۲)

سفر نامہ نگار دوران سفر تاریخی و جغرافیائی، مذہبی و ثقافتی اور سیاسی و سماجی حیثیت کے حامل مقامات کا بغور مشاہدہ کرتا ہے اور پیش آمدہ واقعات و حادثات کو جذباتی و حسیاتی سطح پر محسوس کرتا ہے پھر ان احساسات اور تجربات کو بیان کرنے اور تصویری قالب میں ڈھالنے کے لیے وہ ایک ماہر سنگ تراش کی طرح اپنے تیشۂ فن سے تراش خراش بھی کرتا ہے۔ سفر نامہ نگار اپنی قلبی کیفیات، جذبات و تاثرات کو سفری حالات سے کچھ اس رنگ اور سلیقے سے ملا کر پیش کرتا ہے کہ اس کے اندر ایک خاص قسم کا اچھوتا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ زیر مطالعہ سفر نامہ "ترکی میں ایک ہفتہ" جو کہ معروف مؤرخ، تبصرہ نگار، شاعر، مترجم، محقق، سوانح نگار، سفر نامہ نگار، تذکرہ نویس قلم کار پیر محمد طاہر حسین قادری کا لکھا ہوا ہے۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ ۸۵ کے لگ بھگ کتب تحریر کر چکے ہیں۔ جن میں سے ۵۰ سے زائد چھپ کر علمی حلقوں میں دادِ تحسین پا چکی ہیں۔ آپ کا تخصص سلسلہ قادریہ کے مشائخ کے احوال و تاریخ پر مبنی ہے۔ اسلامی فلسفہ، تاریخ اور تصوف سے قلبی لگاؤ کی بدولت آپ نے سرزمین ترکی کا سفر اختیار کیا۔ آثار انبیاء و اولیاء سے آپ کو خاص رغبت ہے۔ خانقاہ منگانی شریف پر آپ کا قائم کردہ "ایوانِ کرم" میوزیم اس محبت کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے یہ سفر اسی قلبی رجحان کی غرض سے اختیار کیا۔ اس ضمن میں آپ یوں رقم طراز ہیں: "سرزمین ترکی سے مجھے ایک والہانہ لگاؤ ہے۔ جس کا سب وہاں کے تین مقدس مقامات ہیں۔ ا۔ طوپ قاپی پیلس، استنبول، جہانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیاء علیہم السلام، اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے منسوب دنیا بھر میں نہایت مستند آثار و تبرکات محفوظ ہیں۔

۲۔ میزبانِ رسول حضرت سیدنا ابو ایوب انصاریؓ کی مرقدِ منورہ استنبول۔

۳۔ قافلہ سالار عشق حضرت مولانا رومؒ کی خانقاہ مبارکہ، قونیہ۔ ان تینوں مقامات کی ہمیشہ میرے دل میں کشش رہی ہے۔"(۳)

ترکوں نے عثمانی سلطنت قائم کر کے عالمِ اسلام کی جو دھاک دنیا پر بٹھائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ترک ہر دور میں عزم و ہمت کا نشان رہے ہیں۔ ترکی اپنے زوال کے بعد ایک صدی کا انقلابی سفر طے کر کے جس مقام پر پھر کھڑا ہوا ہے۔ اس کی مثال مسلم دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ ترکی نے جس طرح شکست و ریخت کے بعد سیاسی، سماجی، معاشی، جمہوری، فکری، علمی اور تہذیبی ارتقاء کی جو منازل طے کی ہیں وہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک اور ان کی عوام کے لیے بہت اہم ہیں اس ضمن میں فرخ سہیل گوئندی رقم طراز ہیں۔

"قومیں کیسے اپنی کامیابی کا سفر کرتی ہیں، اس کا بہترین سبق جمہوریہ ترکیہ کے قیام سے ہی لیا جا سکتا ہے۔ ترکی نے صرف معاشی، سائنسی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی نہیں کی بلکہ ایک فلاحی ریاست بننے کا سفر جاری ہے۔"(۴)

زیر مطالعہ سفر نامہ مسلمانوں کے شاندار ماضی کا بیانیہ اور زوال پذیر حال کا نوحہ بھی ہے۔ اس سفر نامہ میں مسلمانوں کی تاریخ، تہذیب اور سیاست کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہ سفر نامہ استنبول اور قونیہ کی ایک ہفتہ سیاحت کی سفری روداد ہے۔ "ترکی میں ایک ہفتہ" کا اسلوب، سادہ، رواں اور شستہ ہے۔ سفر نامہ نگار نے اس سفر نامے میں تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ مختلف سلاطین کی زندگی کے حالات پر بحث کی ہے۔ اس میں قدیم تعمیرات، مساجد، مزارات اور گنبدوں کا دلچسپ معلوماتی ذکر بھی موجود ہے۔ معلومات آفریں ہونے کی بدولت یہ سفر نامہ ایک تاریخی دستاویز بن جاتا ہے۔ شہر استنبول کے نام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں۔

"اس شہر کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ اس کی بنیاد ۶۵۸ء قبل مسیح رکھی گئی ۔ مختلف ادوار میں اس شہر کے نام بدلتے رہے۔ ایک وقت تھا جب "زار غراد" اس شہر کا نام تھا پھر "میکلا غارد" رکھا گیا۔ رومی، یونانی اور بازنطینی ادوار میں اس کا نام "بیزنطہ" تھا۔ جب رومی بادشاہ قسطنطین نے 330 عیسوی میں عیسائی مذہب اختیار کر کے اس شہر کا پایۂ تخت بنایا تو بادشاہ کے نام پہ شہر "قسطنطنیہ" سے معروف ہوا۔ عرب اسے "مدینۃ الروم" لکھتے، خلافتِ عثمانیہ میں اس شہر کو مزید کئی ناموں سے تحریر کیا جاتا رہا۔ مثلاً الاستانہ دارالنقادہ، استانبول اور اسلامیول وغیرہ۔ 1930ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمہ پر اس شہر کا نام "استنبول سرکاری طور پر قرار پایا۔"(۵)

انسان سفر نہیں کرتے بلکہ تہذیب بھی سفر کرتی ہے۔ فاتح قوم کی تہذیبی مفتوح قوم کی تہذیب پر غالب آجاتی ہے۔ وہاں کا رہن سہن، طور طریقے، خوراک، لباس، زبان، عقیدے اور عبادات تک، نئی تہذیب میں پناہ تلاش کر لیتے ہیں۔ جب سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو گیارہ سو سالہ مغربی تہذیبی کی جگہ اسلامی تہذیب نے لے لی۔ کلیسا کی گھنٹیوں کی جگہ اذان نے لے لی۔ مذہبی آزادی کے باوجود عیسائیت اسلام میں ڈھل گئی۔ سور کے گوشت کی جگہ حلال گوشت، بے پردگی کی جگہ پردہ اور بے جا ٹیکس کی جگہ زکوٰۃ کا نظام سماجی اور معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی کا زینہ بنا۔ محمد طاہر حسین قادری لکھتے ہیں:

"سلطان نے رومیوں کے ساتھ نہایت نرم برتاؤ کیا، ان کے دینی معاملات میں کوئی دخل نہ دیا اور انہی مذہبی آزادی بخشی۔ بجز چند ایک کلیساؤں کے جو مسجدوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ باقی سب اُن کو لوٹا دیئے۔ نیز راہوں اور کشتیوں کو ہر قسم کی خدمات اور محصولات سے م۔۔۔۔ کر دیا۔"(۶)

فنونِ لطیف کسی قوم یا معاشرے کی تاریخ و تہزیب کا بیانیہ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے دور کی معاشرت کا عکسی اظہار ہوتے ہیں۔ فن تعمیر اور ہنر مندی کے قدیم نمونے اہل ذوق کو اپنے طرف کھینچتے ہیں۔ یہ قلب و نظر کے لیے راحت و تسکین کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

استنبول میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جو مسلمانوں کے فن تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ دور دراز سے لوگ آ کر جب ترکی کی سیاحت کرتے ہیں تو عثمانی دور کے فنون لطیفہ کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے دور حکومت میں ایسے شاہکار تخلیق کیے جو آج بھی ان کے خوبصورت فن اور ذوق لطیف کی گواہی دیتے ہیں اور ہر سفر نامہ نگار ان کو اپنے سفر نامے میں بیان کرتا ہے۔ پیر محمد طاہر حسین قادری نے بھی دورانِ سیاحت ان عمارات اور مساجد کا بغور مشاہدہ کیا اور اس فن کو اپنے سفر نامے کا حصہ بنایا۔ جب وہ میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ایوب انصاریؓ کے آستان پاک موجود مسجد کی زیارت کرتے ہیں تو مسلمانوں کے فن تعمیر کو نہ صرف خود سراہتے ہیں بلکہ اس خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں کہ قاری بھی اس منظر کو خیالات میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ ان کے سفر نامے سے اقتباس دیکھیے:

"بہت بڑا ہال، درمیان میں نہایت خوبصورت فانوس آویزاں تھا۔ مسجد کا محراب اور منبر بھی ترکی فن تعمیر کا دلکش نمونہ پیش کر رہا تھا۔ ہر طرف بڑے قیمتی سرخ قالین بچھے ہوئے تھے۔ محراب کے بائیں طرف ایک خوبصورت فریم آویزاں تھا۔ جس میں یہ شعر درج تھا۔

یتشنمر می بوشہر ک خلقنہ بو نعمت باری

حبیب اکرمک یاریے ابا ایوب الانصاری" (۷)

اقوام عالم میں ہر قوم کی تہذیب دوسری قوم سے الگ ہے۔ ان کے عقائد، طرز معاشرت، رہن سہن، لباس، آداب و فنون وغیرہ انہیں ایک دوسرے الگ اور ممتاز کرتے ہیں۔ پیر محمد طاہر حسین نے دورانِ سیاحت، ہر خاص و عام، ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر نظر رکھی، انھوں نے ترکی کی تہذیب کو غور سے دیکھا اور ان کے اطوار اور روایات کو سراہا۔ جب وہ اپنے ہوٹل میں ناشتا کے لیے جاتے ہیں تو بتایا جاتا ہے کہ ناشتا صدر دروازے کے پاس لاؤنج میں لگایا گیا ہے اور ہر آدمی اپنی مرضی کے مطابق جو چیز پسند ہو اٹھالے اور ناشتا کرے۔ یہ ناشتا ہوٹل انتظامیہ کے طرف سے بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ وقت مقرر ہوتا ہے۔ آپ کی حیرانی کی وجہ یہ ہے کہ ایسا ہمارے ملک میں ہو تو جو حشر ہو، وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ خوراک ثقافتی تجربات کا حصہ ہوتی ہے۔ کھانے اور کھانے کے مشمولات کسی علاقے یا ملک کی تہذیب و ثقافت کو اجاگر کرتے ہیں۔ سفر نامہ "ترکی میں ایک ہفتہ" میں سفر نامہ نگار ترکی میں ناشتے کی ٹیبل میں موجود اشیاء کا ذکر کرے ہوئے ترقی خوراک کے ثقافتی ذائقے ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔

> " ایک چیز جو ہم نے انوکھی دیکھی کہ یہاں ناشتا میں سلاد بھی شامل ہوتا ہے ۔ کھیرے، ٹماٹر، زیتون اس کے علاوہ ابلے ہوئے انڈے، مکھن، پنیر، جیلی، کیک ، چائے اور وہاں مخصوص قہوہ بھی ٹیبل پر موجود ہوتا ہے ۔ بریڈ کی جگہ وہاں بڑے بڑے بند ہوتے ہیں۔ البتہ پانی مفت میں نہیں ملتا۔ وہاں پانی کی عام درمیانی بوتل ایک لیرے کی آتی ہے لیکن مساجد اور درگاہوں میں پانی مفت دستیاب ہے،" (۸)

روایات کے ہر خطے کے مذہبی عقائد، روحانی اور علاقوں کے عقائد، روحانی اور علاقوں کے عقاءد و مذہبی رسوم مشابہ بھی ہوتے ہیں۔ مذہب اور فلسفۂ روحانیت معاشرے اور تہذیب کے بنیادی عناصر میں شامل ہوتے ہیں۔ مذہبی اور روحانی مقامات کی زیارت ایک علاقے کا تہذیبی ورثہ اور روحانی تاریخ کا حصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین، عراق میں زیارت گاہ عبد القادر جیلانی، ایران میں امام علی رضا کا روضہ، ترکی میں حضرت ایوب انصاری کا روضہ اور مسجد سلیمانیہ وغیرہ ایسے مقامات کا تذکرہ نہ

صرف مزہبی حوالہ سے اہم ہے بلکہ یہ تہذیبی و ثقافتی اعتبار سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ محمد طاہر حسین قادری اپنے سفر نامہ میں حضرت ایوب انصاریؓ کے آستان پاک کی زیارت کا احوال پیش کرتے ہیں بلکہ ترکی اور پاکستانی تہذیب و ثقافت کا مشاہداتی تجزیہ بھی پیش کیا ہے ۔اقتباس ملاحظہ کیجیے۔

> "آپؓ کے روضہ مبارک کے ارد گرد بڑا قدیم قبرستان ہے۔ اور ہر شعبۂ زندگی کے نامور لوگ حصولِ برکت کے لیے آپ کے پڑوس میں دفن ہیں۔ باہر صحن میں آئے تو وہی مانوس ماحول تھا۔ جو ہم پاکستان میں بڑی خانقاہوں کے ارد گرد دیکھتے ہیں۔ دکھانیں کھل رہی تھی۔ ٹوپیاں، تسبیحاں، کتابیں اور وہی تحفے تحائف جو عقیدت مند درگاہوں سے خرید کر لے جاتے ہیں"(۹)

کسی قوم، خطے یا ملک کی زبان اس کا ثقافتی اثاثہ ہوتی ہے۔ فارسی اور اردو زبان کی طرح ترکی بھی عربی زبان سے ہی وجود میں آئی۔ جس طرح اردو خود ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اسی طرح زبان کے کئی الفاظ اردو میں ہو بہو موجود ہیں۔ کسی ملک و قوم کو پستی کی طرف دھکیلنا ہو تو اس کی زبان یا زبان کا رسم الخط بول دیں تو وہ ملک یا قوم اپنی قیمتی، تہذیبی و ثقافتی اور اخلاقی سرمایے سے محروم ہو جائے گی ۔جس طرح ہندوستان میں مسلمانوں کو زیر کرنے کے لیے انگریز نے فارسی زبان کی بجائے اردو کو پروان چڑھایا اور مسلمانوں کو اپنی شاندار تاریخ، اخلاقی روایات اور مذہبی و فکری سرمائے سے تہی دست کر دیا۔ ترکی میں بھی جدت کے نام پر رسم الخط تبدیل کر کے ترکوں کو ان کے عظیم تہذیبی و ثقافتی ورثے سے دور کر دیا گیا۔ محمد طاہر حسین قادی لکھتے ہیں:

"مصطفیٰ کمال پاشا نے محض عالم اسلام سے ترکوں کو دور کرنے کے لیے عربی رسم الخط کی بجائے جدید طرز تحریر کو رواج دیا۔ یہ ایک سازش تھی جس نے ترکوں کو صدیوں پر پھیلے اپنے عظیم ورثہ سے محروم کر دیا۔ بقول اقبال

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنی دیکھ ، غیروں کی عیاری دیکھ(۱۰)

ترکی کے متعلق بے شمار سفر نامے لکھے جا چکے ہیں سفر نامہ "ترکی میں ایک ہفتہ" دیگر سفر ناموں سے جس سے لحاظ سے انفرادیت رکھتا ہے وہ اس کا اسلام کی حقانیت اور ماضی سے اس کی جڑت ہے۔ اس سفر نامہ میں قدیم اور جدید دونوں تہذیبوں کو پیش کیا گیا ہے۔ اس مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے نقوش بھی ملتے ہیں اور جدید ترکی کی عکس بندی بھی دکھائی گئی ہے لیکن سفر نامہ نگار چونکہ خود سوی ہے اس لیے ان کے سفر نامہ میں مذہبی و روحانی عناصر نمایاں ہیں۔ اسی وجہ سے فرخ سہیل گوئندی نے اسے ترکی کا روحانی سفر نامہ قرار دیا ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں:

> "پیر محمد طاہر حسین قادری کا "ترکی میں ایک ہفتہ" ان سفر ناموں میں مشاہدات پر مبنی ایک اضافہ ہے اور مجھے امید ہے کہ ترکی کے بارے میں پچھلے ۱۵۔۱۰ سالوں میں لکھے سفر ناموں میں اس سفر نامہ کو قارئین دلچسپی سے پڑھیں گے۔ پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب نے بڑے کھلے پن سے اپنے قلم کو روحانی جذبوں میں ڈبو کر لکھا ہے۔"(۱۱)

"ترکی میں ایک ہفتہ" سفر ناموں میں ترکی کی تہذیب و ثقافت کو پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ استنبول اور قونیہ کی مساجد اور مزارات، مقامات، عثمانی دور کی علامتیں، عثمانی طرزِ تعمیر کے نمونے اور رہائش و خوراک کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ ترکی کی تہذیب و ثقافت مشرق و مغرب کے ملاپ کی بدولت اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ اس میں اسلامی روایات اور مغرب کی جدید طرزِ حیات کا حسین امتزاج موجود ہے۔ اس سفر نامہ میں ثقافتی تضادات اور مشابہات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ قدیم عثمانی دور اور جدید سیکولر ترکی میں ہونے والے تہذیبی ارتقا کی عکاسی بھی کی گئی ہے۔ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ یہ سفر نامہ ترکی کی تہذیب و ثقافت کے مطالعہ کے حوالہ سے اردو سفر نامہ نگاری میں ایک اہم اضافہ ثابت ہو گا۔

حوالہ جات

۱۔ نور الحسن، نور اللغات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۵۸ء، ص:۱۳۱

۲۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب میں سفر نامہ، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۷، ص:۵۲

۳۔ محمد طاہر حسین قادری، ترکی میں ایک ہفتہ، المسطر پبلشرز، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء، ص:۱۱

۴۔ فرخ سہیل گوئندی، ترکی ہی ترکی، جمہوری پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۱۸ء ص:۴۱

۵۔ محمد طاہر حسین قادری، ترکی میں ایک ہفتہ، مشمولہ آئینہ کرم، شمارہ ۳۹۰ منگانی شریف جھنگ، ۲۰۱۵، ص:۲۲

۶۔ ایضاً، ص:۲۴

۷۔ محمد طاہر حسین قادری، ترکی میں ایک ہفتہ، ص:۲۴

۸۔ ایضاً، ص:۲۶

۹۔ ایضاً، ص:۲۸

۱۰۔ ایضاً، ص:۱۱۶

۱۱۔ فرخ سہیل گوئندی، ترکی کا روحانی سفر، مشمولہ، ترکی میں ایک ہفتہ، ۲۰۲۱ء، ص:۱۱

References in Roman Script

1. Noor ul Hassam,Noor ul lugaat,National Book Foundation,Islam Abad,1958,p.131
2. Anwar Sadeed,Dr,Urdu Adab Main Safar Nama,Magrabi Pakistan Urdu Acadmy,Lahore,1987,P.52
3. Muhammad Tahir Hussain Qadri,Pir,Tukey Main Aik Hafta,Al Mister Publisher, Islam Abad,2021,P.11
4. Furakh Sohail Goindi, Turkey He Turkey,Jamhori Publications,Lahore,2018,P.41

5. Muhammad Tahir Hussain Qadri, Tukey Main Aik Hafta,Mashmoola Aina Karam,Manghani Shareef Jhang,Shumara.39,2015,P.22
6. Ibid,P.24
7. Muhammad Tahir Hussain Qadr, Tukey Main Aik Hafta, P.
8. Ibid,P.26
9. Ibid,P.28
10. Ibid,P.2811
11. Furakh Sohail Goindi, Turkey Ka Rohani Safar,Mashmola , Tukey Main Aik Hafta,2021,P.11